زبیر علی زئی

حدیث وسنت

التأسیس فی مسئلۃ التدلیس

نور اور ظلمت کے اختلاط کو عربی لغت میں "الدلس" کہتے ہیں (نخبۃ الفکر ص ۷۱ وغیرہ) اور اس سے دلس کا لفظ نکلا ہے جس کا مطلب ہے:

کتم عیب السلعۃ عن المشتری

"اس نے اپنے مال کا عیب گاہک سے چھپایا"

(المعجم الوسیط ج ۱ ص ۲۹۴، وعام کتب لغت)

اس سے "تدلیس" کا لفظ مشتق ہے جس کا معنی ہے "اپنے سامان کے عیب کو خریدار سے چھپانا" دیکھئے القاموس المحیط ص ۷۰۳، المختار من صحاح اللغۃ للجوھری ص ۱۶۳ اور لسان العرب ج ۶ ص ۸۶ وغیرہ۔ تدلیس کی دو قسمیں ہیں: تدلیس فی المتن اور تدلیس فی الاسناد۔

تدلیس فی المتن کو "توریہ" بھی کہا جاتا ہے۔ حالت اضطرار میں عزت اور جان وغیرہ بچانے کے لئے "توریہ" جائز ہے۔ مثلاً امام سلیمان بن مہران الاعمشؒ فرماتے ہیں:

رایت عبدالرحمن بن ابی لیلی وقد اوقفہ الحجاج و قال لہ: العن الکذابین علی بن ابی طالب و عبداللہ بن الزبیر والمختار بن ابی عبید قال: فقال عبدالرحمن: لعن اللہ الکذابین ثم ابتدأ فقال: علی بن ابی طالب و عبداللہ بن الزبیر والمختار بن ابی عبید، قال الاعمش: فعلمت انہ حین ابتدأ فرفعھم لم یعنھم۔

"میں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ کو دیکھا۔ آپ کو حجاج بن یوسف نے کھڑا کر کے کہا: جھوٹوں پر لعنت کرو، علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن الزبیر اور مختار بن ابی عبید پر۔ تو عبدالرحمٰن نے کہا: جھوٹوں پر اللہ لعنت کرے (اور) علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن الزبیر اور مختار بن ابی عبید۔

اعمشؒ کہتے ہیں کہ انہوں (عبدالرحمٰن) نے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ وغیرہ کے ناموں سے ابتداء کی تو انہیں (منصوب کے بجائے) مرفوع بیان کیا تو میں جان گیا کہ ان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(عبدالرحمٰن) کی مراد یہ اشخاص نہیں تھے۔"
(طبقات ابن سعد ج ٦ ص ۱۱۲-۱۱۳ و اسنادہ صحیح)

"تدلیس فی الاسناد" کا مفہوم اہل حدیث کی اصطلاح میں درج ذیل ہے:

"اگر راوی اپنے اس استاد سے (جس سے اس کا سماع، ملاقات اور معاصرت ثابت ہے) وہ روایت (عن، قال وغیرہ کے الفاظ کے ساتھ) کرے جو اس نے کسی دوسرے شخص سے سنی ہے اور سامعین کو یہ احتمال ہو کہ اس نے یہ حدیث اپنے استاد سے سنی ہوگی تو اسے تدلیس کہا جاتا ہے۔ دیکھئے علوم الحدیث لابن الصلاح" ص ۹۵، اختصار علوم الحدیث لابن کثیرؒ ص ۵۰-۵۱ وغیرہ۔

تدلیس فی الاسناد کی سات اقسام زیادہ مشہور ہیں:

(۱) تدلیس الاسناد

اس میں راوی اپنے استاد کو حذف کرتا ہے۔ مثلاً امام العباس بن محمد الدوریؒ نے کہا:

نا ابو عاصم عن سفیان عن عاصم عن ابی رزین عن ابن عباس فی المرتدة ترتد قال: تستحیا..... وقال ابو عاصم: نری ان سفیان الثوری انما دلسه عن ابی حنیفة فکتبتهما جمیعا۔

"ہمیں ابو عاصم نے عن سفیان عن عاصم عن ابی رزین عن ابن عباس ایک حدیث مرتدہ کے بارے میں بیان کی کہ وہ زندہ رکھی جائے گی۔ ابو عاصم نے کہا: ہمارا خیال ہے کہ سفیان ثوری نے اس حدیث میں ابو حنیفہ سے تدلیس کی ہے۔ لہٰذا میں نے دونوں سندیں لکھ دی ہیں" (سنن دارقطنی ج ۳ ص ۲۰۱ و اسنادہ صحیح الی الدوری)

مصنف عبدالرزاق (ج ۱۰ ص ۱۷۷ ح ۱۸۷۳۱) سنن دارقطنی (ج ۳ ص ۲۰۱) وغیرہما میں "ثوری عن عاصم عن ابی رزین عن ابن عباس" کی سند کے ساتھ یہ روایت مطولاً موجود ہے۔

ابو عاصمؒ کہتے ہیں:

بلغنی ان سفیان سمعه من ابی حنیفة او بلغه عن ابی حنیفة۔

"مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ اسے سفیان نے ابو حنیفہ سے سنا ہے یا انہیں یہ ابو حنیفہ سے پہنچی ہے" (کتاب المعرفة والتاریخ للامام یعقوب بن سفیان الفارسی ج ۳ ص ۱۴)

امام ابو عاصمؒ کے قول کی تصدیق امام سفیان ثوریؒ کے دوسرے شاگرد عبدالرحمٰن بن مہدیؒ کے قول سے بھی ہوتی ہے:

سالت سفیان عن حدیث عاصم فی المرتدة فقال اما من ثقة فلا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میں نے سفیان سے عاصم کی مرتدہ کے بارے میں حدیث کا سوال کیا (کہ کس سے سنی ہے) توانہوں نے کہا۔ یہ روایت ثقہ سے نہیں ہے"

اس سند کے ایک راوی امام ابن ابی خیثمہ" فرماتے ہیں:

وکان ابو حنیفة یروی حدیث المرتدة عن عاصم الاحول۔

"مرتدہ والی حدیث کو (امام) ابو حنیفہ"، عاصم (الاحول) سے بیان کرتے تھے"

(الانتقاء لابن عبدالبر ص ۱۴۸، ۱۴۹ واسنادہ صحیح)

یہ روایت مختلف طرق کے ساتھ درج ذیل کتابوں میں بھی مروی ہے:

المعرفۃ والتاریخ للفارسی (ج ۳ ص ۱۴) الضعفاء للعقیلی (ج ۴ ص ۲۸۴) الکامل لابن عدی (ج ۷ ص ۲۴۷۲) السنن الکبریٰ للبیہقی (ج ۸ ص ۲۰۳) تاریخ بغداد للخطیب (ج ۱۳ ص ۴۲۶) معرفۃ العلل والرجال لعبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ (ج ۲ ص ۱۴۳)

اہل الحدیث اور فن حدیث کے امام یحییٰ بن معین" فرماتے ہیں:

کان الثوری یعیب علی ابی حنیفة حدیثا کان یرویه ولم یروہ غیر ابی حنیفة عن عاصم عن ابی رزین۔

"(امام) ثوری"، (امام) ابو حنیفہ" پر ان کی بیان کردہ ایک حدیث (عن عاصم عن ابی رزین) کی وجہ سے نکتہ چینی کرتے تھے جو (امام) ابو حنیفہ" کے سوا کسی شخص نے بھی بیان نہیں کی۔" (سنن دارقطنی ج ۳ ص ۲۰۰، واسنادہ صحیح)

امام ابو حنیفہ" کی عاصم سے یہ روایت سنن دارقطنی (ص ۲۰۱)، کامل لابن عدی (ج ۷ ص ۲۴۷۲، سنن للبیہقی، (ج ۸ ص ۲۰۳) وغیرہ میں موجود ہے اور اسی کی طرف امام شافعی" نے بھی کتاب الام (ج ۶ ص ۱۶۷) میں اشارہ کیا ہے۔

کامل لابن عدی" میں یحییٰ بن معین" کا یہی قول درج ہے اور اس کے آخر میں ہے کہ:

فلما خرج الی الیمن دلسه عن عاصم (ص ۲۴۷۲، ج ۷)

"جب (سفیان") یمن کی طرف گئے تو آپ نے اسے عاصم" سے بطور تدلیس بیان کیا"

ایک روایت میں "سفیان عن رجل عن عاصم بن بهدلة" الخ ہے اور ایک میں "سفیان قال ثنا النعمان عن عاصم" الخ ہے۔

مختصر یہ کہ اس روایت میں سفیان ثوری" کا تدلیس کرنا بالکل صحیح ثابت ہے اسے اور اس جیسی تمام مثالوں کو تدلیس الاسناد (اسناد کی تدلیس) کہا جاتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) تدلیس القطع

اس میں صیغہ کو حذف کردیا جاتا ہے مثلاً راوی کہتا ہے: "الزھری.....الخ"
(دیکھئے الکفایۃ للخطیب ص ۵۹ ۳ تعریف اھل التقدیس ص ۲۵ وغیرہ)

(۳) تدلیس العطف

اس میں راوی دو یا زیادہ اسناد سے روایت بیان کرتا ہے جبکہ صرف ایک سے سنا ہوتا ہے۔
مثلاً امام ہشیم بن بشیرؒ نے کہا: حدثنا حصین و مغیرۃ..... الخ
جب آپ بیان کرنے سے فارغ ہوئے تو کہا: ھل دلست لکم الیوم؟ کیا میں نے آج آپ (کے روایت) کے لئے کوئی تدلیس کی ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، تو ہشیمؒ نے کہا: میں نے جو کچھ ذکر کیا ہے، اس میں مغیرہؒ سے ایک حرف بھی نہیں سنا ہے.... الخ (دیکھئے معرفۃ علوم الحدیث للحاکم ص ۱۰۵)
اس روایت کی سند تو معلوم نہ ہو سکی۔ تاہم حافظ ابن حجرؒ وغیرہ نے اسے بطور استدلال ذکر کیا ہے۔ (النکت علی ابن الصلاح ج ۲ ص ۶۱۷)

(۴) تدلیس السکوت

اس میں راوی حدثنا وغیرہ الفاظ کہہ کر سکوت کرتا ہے اور دل میں اپنے شیخ کا نام لیتا ہے پھر آگے روایت بیان کرنا شروع کردیتا ہے یہ فعل عمر بن عبید الطنافسی سے مروی ہے۔ حافظ ابن حجرؒ اسے تدلیس القطع کہتے ہیں۔ (النکت ص ۶۱۷ ج ۲)

(۵) تدلیس التسویۃ

اس میں راوی اپنے شیخ سے اوپر کے کسی ضعیف وغیرہ راوی کو گراتا ہے۔ مثلاً ایک روایت ہے جسے یحییٰ بن سعید الانصاری نے "عن واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ عن نافع بن جبیر عن مسعود بن الحکم عن علی" روایت کیا ہے (صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۱۰ کتاب الجنائز) اسے سفیان ثوریؒ نے "عن یحیی بن سعید عن نافع بن جبیر عن علی" روایت کیا ہے۔ (العلل الواردۃ فی الأحادیث النبویۃ للدارقطنی ج ۴ ص ۱۲۸ س ۴۶۶)
اس میں دو ثقہ راویوں کو گرایا گیا ہے۔ ولید بن مسلم (ثقۃ من رجال الستۃ) وغیرہ یہ تدلیس کرتے تھے۔ دیکھئے تہذیب التہذیب (ج ۱۱ ص ۱۳۵ ت ۲۵۴) وغیرہ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(٦) تدلیس الشیوخ

اس میں راوی اپنے شیخ کا وہ نام' لقب یا کنیت وغیرہ ذکر کرتا ہے جس سے عام لوگ ناواقف ہوتے ہیں۔ مثلاً بقیہ بن الولیدؒ نے کہا: "حدثنی ابو وھب الاسدی" الخ

(الکفایۃ للخطیب ص ۳۶۴، علل الحدیث لابن ابی حاتم ج ۲ ص ۱۵۴ ح ۱۹۵۷)

ابو وھب الاسدی سے مراد عبید اللہ بن عمرو ہے۔

(۷) تدلیس القوم

اس میں راوی ایسا واقعہ بطور سماع وغیرہ بیان کرتا ہے جس واقعہ میں اس کی شمولیت قطعاً ناممکن ہے۔ مثلاً حسن بصریؒ نے کہا: "خطبنا ابن عباس بالبصرۃ" ہمیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرہ میں خطبہ دیا۔ (تہذیب التہذیب ج ۲ ص ۲۳۳ ت ۴۸۸)

یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ہماری قوم یا شہر کے لوگوں کو بصرہ میں خطبہ دیا تھا۔

تدلیس اور فن تدلیس کا ذکر تمام "کتب اصول حدیث" میں ہے۔ بہت سے علماء نے اس فن میں متعدد کتابیں، رسالے اور منظوم قصائد بھی تصنیف کئے ہیں۔ مثلاً

(۱) حسین بن علی الکرابیسیؒ کی کتاب "اسماء المدلسین"
(۲) امام نسائیؒ
(۳) امام دارقطنیؒ (بحوالہ النکت علی ابن الصلاح ص ۶۵۰ ج ۲، وغیرہ)
(۴) حافظ الذہبیؒ کا ارجوزۃ
(۵) ابو محمود المقدسیؒ کا قصیدہ
(۶) حافظ العلائیؒ کی کتاب جامع التحصیل فی احکام المراسیل (ص ۹۷ تا ص ۱۲۴)
(۷) حافظ ابن حجرؒ کی طبقات المدلسین
(۸) حافظ سیوطیؒ کی اسماء المدلسین
(۹) السبطؒ بن العجمی کی التبیین لاسماء المدلسین
(۱۰) معاصر شیخ حماد بن محمد الانصاری کی (اتحاف ذوی الرسوخ بمن رمی بالتدلیس من الشیوخ"

مگر افسوس کہ محدثین (کثر اللہ امثالہم) کی یہ تمام کوششیں رائیگاں گئیں۔ کراچی میں ایک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"محدث" ظاہر ہوا ہے جس کا نام "مسعود احمد بی ایس سی" ہے۔ یہ شخص ۱۳۹۵ھ میں اپنی بنائی ہوئی "جماعت المسلمین" کا امیر ہے۔ اس کا عقیدہ ہے کہ "محدثین تو گزر گئے، اب تو وہ لوگ رہ گئے ہیں جو ان کی کتابوں سے نقل کرتے ہیں" (الجماعۃ القدیمۃ بجواب الفرقۃ الجدیدۃ ص۲۹)

اس پر تعاقب کرتے ہوئے ابو جابر عبداللہ دامانوی صاحب لکھتے ہیں:

"گویا موصوف (یعنی مسعود صاحب) کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح محمد ﷺ پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ اسی طرح محدثین کا سلسلہ بھی کسی خاص محدث پر ختم ہو چکا ہے اور اب قیامت تک کوئی محدث پیدا نہیں ہوگا اور اب جو بھی آئے گا، وہ صرف ناقل ہی ہوگا۔ جس طرح کچھ لوگوں نے اجتہاد کا دروازہ بند کر دیا، تو کسی نے بارہ اماموں کے بعد ائمہ کا سلسلہ ختم کر دیا۔ موصوف کا خیال ہوگا کہ اسی طرح محدثین کی آمد کا سلسلہ بھی اب ختم ہو چکا ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں انہوں نے کسی دلیل کا ذکر نہیں کیا۔ "اقوال الرجال" تو ویسے ہی موصوف کی نگاہ میں قابل التفات نہیں ہیں۔ البتہ اپنے ہی قول کو انہوں نے اس سلسلہ میں حجت مانا ہے۔ حالانکہ جو لوگ بھی فن حدیث کے ساتھ خصوصی شغف رکھتے ہیں، ان کا شمار محدثین ہی کے زمرے میں ہوتا ہے" (الجماعۃ الجدیدۃ بجواب الجماعۃ القدیمۃ ص۵۵)

اس شخص (مسعود احمد) نے نماز، زکوۃ، حج، روزہ، تفسیر، تاریخ وغیرہ میں عام مسلمانوں سے علیحدہ ہونے کی کوشش کی ہے۔ اس کے بعد اصول حدیث میں بھی ایک رسالہ شائع کیا ہے تاکہ فرقہ مسعودیہ (جماعت المسلمین رجسٹرڈ) کا لٹریچر ہر لحاظ سے مسلمانوں سے الگ رہے۔ اس رسالہ کے ص ۱۳ پر "تدلیس" کی بحث چھیڑتے ہوئے ہر مدلس راوی کو اپنی "جماعت المسلمین" سے خارج کر دیا ہے۔ یہاں پر یہ بات قابل غور ہے کہ کتب رجال اور طبقات المدلسین میں جتنے مدلس راویوں کا ذکر ہے، وہ مسعود صاحب کی ۱۳۹۵ھ میں بنائی ہوئی "جماعت المسلمین رجسٹرڈ" سے صدیوں پہلے اس فانی دنیا کو خیرباد کہہ چکے ہیں۔ لہٰذا وہ اب مسعود صاحب کے رجسٹروں میں خروج یا دخول کے محتاج نہیں ہیں۔

مسعود صاحب لکھتے ہیں:

"مدلس راوی نے خواہ وہ امام یا محدث ہی کیوں نہ کہلاتا ہو، اپنے استاد کا نام چھپا کر اتنا بڑا جرم کیا ہے کہ الامان والحفیظ..... اس نام نہاد امام یا محدث کو دھوکے باز کذاب کہا جائے گا۔ علماء اب تک اس راوی کی وجہ سے جس کا نام چھپایا گیا، مدلس کی روایت کو ضعیف سمجھتے رہے۔ لیکن اس دھوکے باز کذاب کو امام یا محدث ہی کہتے رہے۔ انہوں نے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی یہ سوچنے کی تکلیف گوارا نہیں کی کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں یا ان سے کیا کہلوایا جارہا ہے؟ افسوس تقلید نے انہیں کہاں سے کہاں پہنچا دیا" (اصول حدیث ص ۱۳، ۱۴)

یعنی مدلس راویوں کی معنعن روایات کو صرف ضعیف سمجھنے والے اور مصرح بالسماع روایات کو صحیح سمجھنے والے تمام امام مقلد تھے۔ مثلاً یحییٰ بن معینؒ، احمد بن حنبلؒ اور ابو حاتم رازیؒ وغیرہم

مسعود صاحب مزید لکھتے ہیں:

"تلاش حق میں اس بات کو ثابت کیا گیا ہے کہ تقلید شرک ہے"

(التحقیق فی جواب التقلید ص ۴، ۵ مطبوعہ (۱۴۰۶ھ)

اور اسی کتاب میں مقلد پر (فاران ص ۱۱ کے) الفاظ فٹ کرتے ہیں کہ:

"وہ یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے" (التحقیق ص ۲۳) نیز دیکھئے ص ۱۱ وغیرہ۔

لہٰذا اس مسعودی اصول پر ثابت ہوا کہ یہ تمام محدثین مشرک تھے (معاذ اللہ)

مسعود صاحب مدلسین کو مشرک قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"علماء پر تعجب ہے کہ ایسے دھوکے باز، مشرک کو امام مانتے ہیں.... ایسا ہونا تو نہیں چاہئے تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسا ہوا ہے" (اصول حدیث ص ۱۴)

امیر "جماعت المسلمین رجسٹرڈ" صاحب مزید فرماتے ہیں:

"مندرجہ بالا مباحث سے ثابت ہوا کہ فن تدلیس بے حقیقت فن ہے..... لہٰذا تدلیس کا فن کچھ نہیں، بالکل بے حقیقت ہے" (ص ۱۵، ۱۶)

اسی رسالے کے ص ۱۶، ۱۷ پر امام حسن بصریؒ، امام الولیدؒ بن مسلم، امام سلیمانؒ الاعمش، امام سفیان ثوریؒ، امام سفیانؒ بن عیینہ، امام قتادہؒ، امام محمدؒ بن اسحٰق بن یسار اور امام عبدالملکؒ بن جریج وغیرہم کو ذکر کرکے مسعود صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:

"ہمارے نزدیک ان میں سے کوئی امام مدلس نہیں" (ص ۱۷)

اور فرماتے ہیں:

"کسی مدلس کے متعلق یہ کہنا کہ اگر وہ "حدثنا" کہہ کر حدیث روایت کرے تو اس کی بیان کردہ حدیث صحیح ہوگی۔ یہ اصول صحیح نہیں، اس لئے کہ مدلس راوی کذاب ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ "عن" سے روایت کرے یا "حدثنا" سے روایت کرے، وہ کذاب ہی رہے گا۔ اس کی بیان کردہ حدیث ضعیف بلکہ موضوع ہوگی یعنی مدلس راوی کا "عنعنہ" صحیح ہے اور نہ "تحدیث" (اصول حدیث ص ۱۸)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسعود احمد بی ایس سی صاحب پر مفصل رد تو آگے آرہا ہے۔ تاہم سب سے پہلے ان کے اس قول کہ "ہمارے نزدیک ان میں سے کوئی امام مدلس نہیں" پر مختصر رد پیش خدمت ہے:

بعض مدلسین کا تذکرہ

امیر المومنین فی الحدیث امام بخاری" ایک روایت پر جرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"روی همام عن قتادة عن ابی نضرة عن ابی سعید ﷺ ......ولم یذکر قتادة سماعا من ابی نضرة فی هذا"

"ہمام نے قتادہ عن ابی نضرہ عن ابی سعید ﷺ ایک روایت بیان کی....اور قتادہ نے ابو نضرہ سے اس روایت میں اپنے سماع کا تذکرہ نہیں کیا۔"

(جزء القراءة ص ۳۰ ح ۷۰ باب هل یقرأ باکثر من فاتحة الکتاب خلف الامام)

امیر المومنین" اپنی الجامع الصحیح میں قتادہ کی مصرح بالسماع یا "شعبۃ عن قتادۃ"..... والی روایت کو لاتے ہیں (دیکھئے صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۱ وغیرہ)

ان کی اس عادت کی طرف حافظ ابن حجر" نے کئی مقامات پر اشارہ کیا ہے: مثلاً فتح الباری (ج ۱ ص ۱۰۴، ۱۰۵ ح ۴۴ باب زیادۃ الایمان و نقصانہ) وغیرہ۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ امام بخاری" کے نزدیک قتادہ کی "تصریح سماع" کی کیوں ضرورت ہے؟

(۱) امام قتادۃ بن دعامہ بصری"

آپ "صحاح ستہ" کے مرکزی راوی اور ثقہ امام تھے۔

حافظ ابن حبان" انہیں اپنی کتاب الثقات (ج ۵ ص ۳۲۲) میں ذکر کر کے لکھتے ہیں "وکان مدلسا" (اور آپ مدلس تھے)

امام نسائی" نے آپ کو مدلس قرار دیا۔ (سیر اعلام النبلاء ج ۷ ص ۷۴)

امام حاکم" نے کہا: قتادۃ علی علو قدرہ یدلّس۔ (المستدرک ج ۱ ص ۲۳۳)

امام ذہبی" نے کہا: حافظ ثقۃ ثبت لکنہ مدلس۔ (میزان الاعتدال ج ۳ ص ۳۸۵)

امام دارقطنی" نے بھی قتادہ کو مدلس قرار دیا۔ (الالزامات والتتبع للدارقطنی ص ۲۶۳)

ان کے علاوہ درج ذیل ائمہ نے امام قتادہؒ کو مدلس قرار دیا ہے:

حافظ ابن حجر" (طبقات المدلسین)، علامہ الحلبی" (التبیین)، ابو محمود المقدسی"، حافظ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العلائیؒ، حافظ الخزرجیؒ، امام ابن الصلاحؒ، تقی الدینؒ، ابن مغلسؒ، ماردینیؒ، العینیؒ، نوویؒ، ابن عبدالبرؒ، وغیرہم (دیکھئے توضیح الکلام ج ۲ ص ۲۸۳ تا ص ۲۹۶ مصنف: ارشاد الحق اثری)

اس سلسلہ میں حافظ ابن حزمؒ نے جمہور کے خلاف جو کچھ لکھا ہے (الاحکام ج ۲ ص ۱۴۱، ۱۴۲، توجیہ النظر للجزائری ص ۲۵۱) وہ مردود ہے۔ حافظ ابن حزمؒ کا اپنا مسلک یہ ہے کہ ثقہ مدلس کی "عن" والی روایت کو رد اور "تصریح سماع" والی روایت کو قبول کرتے ہیں جیسا کہ آگے ابو الزبیر کے تذکرہ میں آرہا ہے۔ (ص ۲۲)

یحییٰؒ بن کثیر العنبری کہتے ہیں:

نا شعبة عن قتادة عن سعيد بن جبير عن ابن عمران النبي ﷺ نهى عن نبيذ الجر قال شعبة فقلت لقتادة: ممن سمعته؟ قال: حدثنيه ايوب السختياني، قال شعبة: فاتيت ايوب فسالته فقال: حدثنيه ابو بشر، قال شعبة: فاتيت ابا بشر فسالته فقال انا سمعت سعيد بن جبير عن ابن عمر عن النبي ﷺ انه نهى عن نبيذ الجر۔

"ہمیں شعبہ نے قتادہ سے عن سعید بن جبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے سبز ٹھلیا کی نبیذ سے منع کیا۔

شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے کہا: آپ نے اسے کس سے سنا ہے؟ تو انہوں نے کہا مجھے ایوب سختیانیؒ نے بتایا ہے، شعبہ نے کہا: پس میں ایوب کے پاس آیا، اور پوچھا تو انہوں نے کہا: مجھے ابوبشر نے بتایا ہے، شعبہ نے کہا: میں ابوبشر کے پاس آیا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا، میں نے سعید بن جبیر سے سنا ہے، وہ ابن عمرؓ سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے تھے کہ آپ نے سبز ٹھلیا کی نبیذ سے منع فرمایا ہے"

(تقدمۃ الجرح والتعدیل ص ۱۶۹ و اسنادہ صحیح)

اس حکایت سے صاف معلوم ہوا کہ امام قتادہؒ مدلس تھے۔

امام شعبہؒ فرماتے ہیں:

كنت اتفقد فم قتادة فاذا قال سمعت وحدثنا فحفظته فاذا قال: حدث فلان تركته۔

"میں قتادہؒ کے منہ کو تکتا رہتا، جب آپ کہتے کہ میں نے سنا ہے۔ یا فلاں نے ہمیں حدیث بیان کی تو میں اسے یاد کرلیتا اور جب کہتے فلاں نے حدیث بیان کی (وغیرہ) تو میں اسے چھوڑ دیتا تھا" (تقدمۃ الجرح والتعدیل ص ۱۶۹ و اسنادہ صحیح)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یہ قول درج ذیل کتابوں میں بھی باسند موجود ہے:

تقدمہ ص ۱۶۹، ۱۷۰، صحیح ابی عوانہ ج ۲ ص ۳۸، کتاب العلل و معرفۃ الرجال لاحمد ج ۲ ص ۲۲۸ ت ۱۶۴۶، المحدث الفاصل بین الراوی والواعی ص ۵۲۲، ۵۲۳، التمہید لابن عبدالبر ج ۱ ص ۳۵، الکفایۃ للخطیب ص ۳۶۳، تاریخ عثمان بن سعید الدارمی عن ابن معین ص ۱۹۲ ت ۷۰۳، امام بیہقی معرفۃ السنن والآثار (ج ۱ ص ۱۷ قلمی)

ورویناعن شعبۃ انہ قال: کفیتکم تدلیس ثلاثۃ:

الاعمش وابی اسحاق و قتادۃ۔

"اور شعبہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: میں آپ کے لئے تین اشخاص کی تدلیس کے لئے کافی ہوں: اعمش، ابو اسحاق، قتادہ" (طبقات المدلسین لابن حجر ص ۱۵۱)

نیز دیکھئے معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۰۳ للحاکمؒ۔

اس جیسی بے شمار مثالوں کی بنیاد پر اہل الحدیث نے امام قتادہؒ کو مدلس قرار دیا ہے۔

حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں: "ورجالہ رجال الصحیح الا ان قتادۃ مدلس" اس کے راوی صحیحین کے راوی ہیں سوائے قتادہ کے، وہ مدلس ہیں۔ (فتح الباری ج ۱۳ ص ۱۰۹)

علامہ سیوطیؒ گواہی دیتے ہیں کہ "قتادۃ مشہور بالتدلیس" (اسماء المدلسین ص ۱۰۲)

امام ابن عبدالبرؒ فرماتے ہیں:

وروی معاذ بن معاذ عن شعبۃ قال: مارایت احدا الا وھو یدلس الا عمرو بن مرۃ وابن عون۔

"معاذ بن معاذ نے شعبہ سے روایت کیا کہ میں نے جو بھی دیکھا ہے، وہ تدلیس کرتا تھا سوائے عمرو بن مرہ اور ابن عون کے۔" (التمہید ج ۱ ص ۳۴)

امام شعبہؒ کے استادوں میں حمید الطویلؒ، سفیان ثوریؒ، سلیمان الاعمشؒ، محمدؒ بن اسحاق ابن یسارؒ اور ابو اسحاق سبیعیؒ وغیرہم بھی ہیں (تہذیب التہذیب ج ۱ ص ۷ ۲۹ تا ص ۳۰۰)

(۲) حمید الطویلؒ

آپ صحاح ستہ کے مشہور راوی ہیں۔ امام شعبہ فرماتے ہیں:

لم یسمع حمید من انس الا اربعۃ و عشرین حدیثا والباقی سمعھا (من ثابت) او ثبتہ فیھا ثابت۔

"حمید نے انس رضی اللہ عنہ سے صرف چوبیس احادیث سنی ہیں اور باقی ثابت سے سنی ہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یا ثابت نے انہیں یاد کرائی ہیں" (تاریخ یحییٰ بن معین روایۃ الدوری ج ۲ ص ۱۳۵ ت ۵۸۲ ۴ و اسنادہ صحیح، تہذیب الکمال مطبوع ج ۷ ص ۳۶۰)

اس قسم کے مزید حوالوں کے لئے تہذیب التہذیب (ج ۳ ص ۳۵) دیکھیں۔

امام بخاریؒ فرماتے ہیں: "وکان حمید الطویل یدلس" (التمہید ج ۱ ص ۳۶)

ابن عدیؒ نے "الکامل" میں ان کے مدلس ہونے کی صراحت کی ہے۔ (ج ۲ ص ۶۸۴)

ابن سعدؒ نے کہا:

ثقة كثير الحديث الا انه ربما دلس عن انس بن مالك۔

آپ ثقہ کثیر الحدیث تھے تاہم بے شک آپ کبھی کبھار انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے تدلیس کرتے تھے" (الطبقات الکبریٰ ج ۷ ص ۲۵۲)

امام حماد بن سلمہؒ فرماتے ہیں:

معظم ما رواه حميد عن انس هو عن ثابت۔

"حمید نے انس رضی اللہ عنہ سے جو روایت کیا ہے اس کا زیادہ حصہ ثابتؒ سے ماخوذ ہے" (کتاب الضعفاء للعقیلی ج ۱ ص ۲۶۷)

حافظ ابن حبانؒ نے لکھا ہے:

وكان يدلس، سمع من انس بن مالك ثمانية عشر حديثا وسمع الباقي من ثابت فدلس عنه۔

آپ تدلیس کرتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ سے اٹھارہ احادیث سنیں اور باقی تمام روایات ثابتؒ سے سنیں، پس آپ نے انہیں ثابتؒ سے تدلیس کرتے ہوئے بیان کیا"
(الثقات ج ۴ ص ۱۴۸)

حافظ ذہبیؒ نے کہا: "ثقة جليل يدلس" (میزان الاعتدال ج ۱ ص ۶۱۰)

حافظ ابن حجرؒ فیصلہ کرتے ہیں کہ "ثقہ مدلس" (تقریب التہذیب ص ۸۴)

اور لکھتے ہیں:

صاحب انس مشهور كثير التدليس عنه حتى قيل: ان معظم حديثه عنه بواسطة ثابت وقتادة۔

"حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد مشہور ہیں۔ آپ ان سے بہت زیادہ تدلیس کرتے تھے حتیٰ کہ یہ کہا گیا ہے کہ آپ کی اکثر روایات ان سے ثابت اور قتادہ کے واسطہ سے ہیں" (تعریف اہل التقدیس بمراتب الموصوفین بالتدلیس ص ۸۶ المعروف بطبقات المدلسین)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) سفیان ثوریؒ

آپ صحاح ستہ کے مرکزی راوی اور بہت ہی ثقہ امام ہیں۔

آپ کا مدلس ہونا بہت زیادہ مشہور ہے۔ حتیٰ کہ آپ کے شاگرد بھی اس عادت سے واقف تھے۔ مثلاً ابو عاصمؒ، دیکھئے یہی مضمون ص: ۱۰

یحییٰ بن سعید القطانؒ فرماتے ہیں:

جهد الثوري ان يدلس على رجلا ضعيفا فما امكنه -

"(سفیان) ثوریؒ نے پوری کوشش کی کہ کسی ضعیف راوی سے تدلیس کرکے میرے حافظہ میں بٹھادے مگر وہ ایسا نہ کرسکے" (تہذیب التہذیب ج۱۱ ص ۱۹۲)

امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں:

قال يحيى بن سعيد: ماكتبت عن سفيان شيئا الا ما قال حدثني او حدثنا الاحديثين...

"یحییٰؒ بن سعید نے کہا: میں نے سفیانؒ سے صرف وہی کچھ لکھا ہے جس میں وہ "حدثنی" اور "حدثنا" کہتے ہیں سوائے دو حدیثوں کے (اور ان دو کو یحییٰؒ نے بیان کردیا)" (کتاب العلل و معرفۃ الرجال ج۱ ص ۲۰۷ ت ۱۱۳ وغیرہ)

امام علی بن عبداللہ المدینیؒ گواہی دیتے ہیں کہ:

والناس يحتاجون في حديث سفيان الى يحيى القطان لحال الاخبار يعني على ان سفيان كان يدلس وان يحيى القطان كان يوقفه على ما سمع مما لم يسمع -

"لوگ سفیان کی حدیث میں یحییٰ القطان کے محتاج ہیں کیونکہ وہ مصرح بالسماع روایات بیان کرتے تھے۔ علی بن المدینی کا خیال ہے کہ سفیان تدلیس کرتے تھے اور یحییٰ القطان ان کی معنعن اور "مصرح بالسماع" روایات کی چھان بین کرتے تھے"

(الکفایۃ للخطیب ص ۳۶۲ واسنادہ صحیح)

امام حاکمؒ لکھتے ہیں:

وقد كان الثوري يحدث عن ابراهيم بن هراسة فيقول: حدثنا ابو اسحاق شيباني

"(امام) ثوریؒ، ابراہیمؒ بن ہراسہ سے روایت کرتے تو کہتے ہمیں ابو اسحاق شیبانیؒ نے حدیث بیان کی" (معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۰۷)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو اسحاق سلیمان بن ابی سلیمان شیبانی ثقہ تھے (تقریب) اور ابو اسحاق ابراھیم بن ھراسہ شیبانی "متروک کذاب" تھا (قالہ العجلی: لسان المیزان ج ۱ ص ۱۲۴)

شیخ الاسلام عبداللہ بن مبارک سے روایت ہے کہ:

حدثت سفیان الثوری بحدیث ثم جئته بعد ذلک فاذا هو یدلسه عنی فلما رآنی استحیی (وقال) نروی عنک.

"میں نے ایک دفعہ سفیان کو ایک حدیث سنائی، پھر اس کے بعد جب میں آیا تو وہ اسے مجھ سے تدلیس کرتے ہوئے بیان کرتے تھے۔ جب انہوں نے مجھے دیکھا تو شرمندہ ہوگئے اور کہا: ہم یہ روایت آپ سے بیان کرتے ہیں"۔

(الکامل لابن عدی ج ۱ ص ۱۱۴، تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۱۰۲ بتصرف یسیر)

اس جیسی متعدد مثالوں کی وجہ سے متعدد ائمہ حدیث نے امام سفیان بن سعید ثوری ؒ کو مدلس قرار دیا ہے۔ مثلاً

(۱) عبداللہ بن المبارک ؒ

(۲) یحییٰ بن سعید القطان ؒ

(۳) امام البخاری ؒ (العلل الکبیر للترمذی ج ۲ ص ۹۶۶، التمهید لابن عبدالبر ج ۱ ص ۳۴)

(۴) امام النسائی ؒ (طبقات المدلسین لابن حجر)

(۵) یحییٰ بن معین ؒ (الکفایۃ ص ۳۶۱) نیز دیکھئے "شرح علل الترمذی" لابن رجب ج ۱ ص ۳۵۸

(۶) ابو محمود المقدسی ؒ (قصیدۃ فی المدلسین ص ۷ ۴ الشعر الثانی)

(۷) السبط ؒ بن العجمی الحلبی، (التبیین لاسماء المدلسین ص ۹)

(۸) ابن الترکمانی الحنفی ؒ (الجوهر النقی ج ۸ ص ۲۶۲)

(۹) امام الحافظ الذهبی ؒ (میزان الاعتدال وغیرہ)

(۱۰) صلاح الدین العلائی ؒ (جامع التحصیل ص ۹۰)

(۱۱) الحافظ ابن حجر ؒ (تقریب وطبقات المدلسین)

(۱۲) الحافظ ابن رجب ؒ (شرح علل الترمذی ج ۱ ص ۳۵۸)

(۱۳) امام سیوطی ؒ

(۱۴) ابو عاصم النبیل الضحاک ؒ بن مخلد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۵) امام النووی (شرح صحیح مسلم ج۱ ص ۳۳)

(۱۶) حافظ ابن حبان (کتاب المجروحین ج۱ ص ۹۲ اور "الاحسان" بترتیب صحیح ابن حبان ج۱ ص ۸۵)

(۱۷) یعقوب بن سفیان الفارسی (کتاب المعرفۃ والتاریخ ج۲ ص ۶۳۳، ۶۳۷)

(۱۸) ابو حاتم الرازی (علل الحدیث ج۲ ص ۲۵۳ ح ۲۲۵۵)

(۱۹) امام الحاکم (معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۰۷)

(۲۰) امام علی بن المدینی (الکفایۃ ص ۳۶۲)

(۲۱) ہشیم بن بشیر الواسطی (دیکھئے یہی مضمون اور التمہید ج۱ ص ۳۵ وغیرہم)

حافظ ذہبی لکھتے ہیں:

وکان یدلس فی روایتہ وربما دلس عن الضعفاء۔

"آپ اپنی روایت میں تدلیس کرتے تھے اور بسا اوقات ضعیف راویوں سے بھی تدلیس کر جاتے تھے" (سیر اعلام النبلاء ج۷ ص ۲۴۲) نیز دیکھئے "میزان الاعتدال" ج۲ ص ۱۶۹ "فوائد التنبیر" ج۷ ص ۲۷۳ وغیرہ۔

حافظ العلائی لکھتے ہیں:

من یدلس عن اقوام مجھولین لا یدری من ھم کسفیان الثوری...... الخ

"مثلاً وہ لوگ جو ایسے مجہول لوگوں سے تدلیس کریں جن کا اتا پتہ معلوم نہ ہو، جیسے سفیان ثوری (کی تدلیس)..... الخ" (جامع التحصیل فی احکام المراسیل ص ۹۹)

حافظ ابن حبان البستی فرماتے ہیں:

واما المدلسون الذین ھم ثقات و عدول فانا لا نحتج باخبارھم الا ما بینوا السماع فیما رووا مثل الثوری والاعمش و ابی اسحاق و اضرابھم من الائمۃ المتقنین ......الخ"

"وہ مدلس راوی جو ثقہ عادل ہیں، ہم ان کی صرف ان مرویات سے ہی حجت پکڑتے ہیں جن میں وہ سماع کی تصریح کریں مثلاً سفیان ثوری، اعمش، ابو اسحاق وغیرہم جو کہ زبردست ثقہ امام تھے..... الخ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج۱ ص ۹۰)

بلکہ مزید فرماتے ہیں:

الثقات المدلسون الذین کانوا یدلسون فی الاخبار مثل قتادۃ و یحیی بن ابی کثیر والاعمش و ابو اسحاق و ابن جریج و ابن اسحاق و الثوری و

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هشيم..... فربما دلسوا عن الشيخ بعد سماعهم عنه عن اقوام ضعفاء لا يجوز الا حتجاج باخبار هم فما لم يقل المدلس وان كان ثقة: حدثني او سمعت فلايجوز الاحتجاج بخبره۔

"وہ ثقہ مدلس راوی جو اپنی احادیث میں تدلیس کرتے تھے مثلاً قتادہ، یحییٰ بن ابی کثیر، اعمش، ابو اسحاق، ابن جریج، ابن اسحاق، ثوری اور ہشیم رحمہم اللہ بعض اوقات آپ اپنے اس شیخ سے جس سے سنا تھا، وہ روایت بطور تدلیس بیان کردیتے جنہیں انہوں نے ضعیف ناقابل حجت لوگوں سے سنا تھا۔"

"تو جب تک مدلس اگرچہ ثقہ ہی ہو یہ نہ کہے: حدثنی یا میں نے سنا (وغیرہ) تو اس کی خبر سے حجت پکڑنا جائز نہیں ہے" (المجروحین ج ۱ ص ۹۲)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ امام سفیان ثوریؒ کا مدلس ہونا ثابت شدہ حقیقت ہے۔ نیز دیکھئے الکامل لابن عدی (ج ۱ ص ۲۲۴ ترجمہ ابراھیم بن ابی یحییٰ الاسلمی) التمہید (ج ۱ ص ۱۸) وغیرہما

(۴) امام سلیمان الاعمشؒ

آپ صحاح ستہ کے مرکزی راوی اور بالاتفاق ثقہ محدث ہیں۔

امام الاعمشؒ عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ کی سند کے ساتھ نبی ﷺ سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں۔ "الامام ضامن والمؤذن مؤتمن" ...الخ

(امام ضامن ہے اور مؤذن امین ہے۔)

یہ حدیث درج ذیل کتابوں میں اسی سند کے ساتھ موجود ہے:

سنن ترمذی (ح ۲۰۷) "الام" للشافعی (ج ۱ ص ۱۵۹) "شرح السنۃ" للبغوی (ج ۲ ص ۲۷۹) مسند احمد (ج ۲ ص ۲۸۴، ۴۶۱، ۴۷۲، ۲۸۴) مصنف عبدالرزاق (ح ۱۸۳۸) مسند طیالسی (ح ۲۴۰۴) اخبار اصبہان لابی نعیم (ج ۲ ص ۲۳۲) صحیح ابن خزیمہ (ج ۳ ص ۱۵) مسند الحمیدی (نسخہ ظاہریہ تحقیقی ص ۶۹۲، ح ۱۰۰۵) مشکل الآثار للطحاوی (ج ۳ ص ۵۲، ۵۶) الصغیر للطبرانی (ج ۱ ص ۱۰۷، ج ۲ ص ۱۳)، تاریخ الخطیب (ج ۳ ص ۲۴۲، ج ۴ ص ۳۸۷، ج ۱ ص ۳۰۶) حلیۃ الاولیاء (ج ۸ ص ۱۱۸) السنن الکبریٰ للبیہقیؒ (ج ۱ ص ۴۳۰) "العلل المتناہیۃ" لابن الجوزی (ج ۱ ص ۴۳۶)

کسی ایک صحیح روایت میں بھی امام اعمشؒ کی ابو صالح سے "تصریح سماع" نہیں ہے۔ سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں: لم یسمع الاعمش ھذا الحدیث من ابی صالح۔

"اعمش نے یہ حدیث ابو صالح سے نہیں سنی"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تاریخ یحییٰ بن معین ج ۲ ص ۲۳۶ ت ۲۴۳۰)

امام ابن الجوزی ؒ لکھتے ہیں:

ھذا حدیث لا یصح، قال احمد بن حنبل ؒ :لیس لھذا الحدیث اصل، لیس یقول فیہ احد عن الاعمش انہ قال: نا ابو صالح، والاعمش یحدث عن ضعاف.....

"یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ احمدؒ بن حنبل نے کہا: اس حدیث کی اصل نہیں ہے، اس میں کوئی (ثقہ غیر مدلس) اعمش سے یہ نہیں کہتا کہ "حدثنا ابو صالح" اور اعمش ضعیف راویوں سے حدیث بیان کرتے تھے۔ (العلل المتناھیہ ص ۴۳۷ ج ۱)

یہاں بطور تنبیہ عرض ہے کہ "مشکل الآثار" للطحاوی (ج ۳ ص ۵۲) کی ایک روایت میں ہے:

ھشیم عن الاعمش قال ثنا ابو صالح.... الخ

لیکن یہ روایت دو وجہوں سے ضعیف ہے: اولاً تو ہشیم مدلس ہے جیسا کہ آگے آرہا ہے۔
ثانیاً: ابو امیہ (الطرسوسی) اگرچہ جمہور کے نزدیک ثقہ ہے مگر امام حاکمؒ نے کہا: صدوق کثیر الوھم، حافظ ابن حبانؒ نے بھی ان پر حافظے کی وجہ سے جرح کی ہے (الثقات ج ۹ ص ۱۳۷) اس نے جو روایات مصر میں بیان کی تھیں ان میں بھی کلام ہے۔ (دیکھئے الثقات لابن حبان) اور امام طحاویؒ مصری ہیں، لہٰذا یہ سند ان دو علتوں کی وجہ سے ضعیف ہے۔

یہی روایت سنن ابی داؤد (ح: ۵۱۷)، مسند احمد (ج ۲ ص ۲۳۲) سنن بیہقی (ج ۱ ص ۴۳۰) اور تاریخ البخاری (ج ۱ ص ۷۸) میں "عن محمد بن فضیل عن الاعمش عن رجل عن ابی صالح" کی سند کے ساتھ موجود ہے۔ ابو داؤد (ج ۵۱۸) وغیرہ کی ایک روایت میں ہے کہ:

عن ابن نمیر عن الاعمش قال: نبئت عن ابی صالح ولا اری الا قد سمعتہ منہ.... اعمش سے روایت ہے کہ: مجھے ابو صالح سے یہ خبر پہنچی ہے اور میرا یہ خیال ہے کہ میں نے اسے ان سے خود سنا ہے!

طحاوی (ج ۲ ص ۵۳) وغیرہ کی ایک روایت میں ہے:

عن شجاع بن الولید عن الاعمش قال: حدثت عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
اعمش سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث ابو ہریرہؓ سے بیان کی گئی ہے۔

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں:

رواہ اسباط بن محمد عن الاعمش قال: حدثت عن ابی صالح.... الخ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسباط ؒ نے اعمش سے روایت کیا کہ مجھے یہ خبر ابو صالح سے پہنچی ہے۔ (ح ۲۰۷)

اس پر تفصیلی بحث راقم الحروف نے "مسند الحمیدی" کی تخریج میں لکھی ہے، تاہم اس بحث کا خلاصہ یہی ہے کہ امام اعمش نے ابو صالح سے یہ حدیث قطعاً نہیں سنی۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ حدیث "الامام ضامن" ... الخ دوسری سندوں کی وجہ سے حسن ہے۔

امام یحییٰ بن سعید القطان ؒ فرماتے ہیں:

کتبت عن الاعمش احادیث عن مجاھد کلھا ملزقة لم یسمعھا۔

"میں نے اعمش سے "عن مجاھد" احادیث لکھیں، یہ تمام روایات مجاھد ؒ سے منسوب ہیں۔ اعمش نے انہیں نہیں سنا" (تقدمۃ الجرح والتعدیل ص ۲۴۱ واسنادہ صحیح)

امام یحییٰ القطان ؒ کے بیان کی تصدیق امام ابو حاتم رازی ؒ کے بیان سے بھی ہوتی ہے۔

"ان الاعمش قلیل السماع من مجاھد و عامة مایروی عن مجاھد مدلس"

"اعمش کا مجاھد سے سماع بہت تھوڑا ہے اور آپ کی مجاھد سے عام روایات تدلیس شدہ ہیں" (علل الحدیث ج ۲ ص ۲۱۰ ح: ۲۱۱۹)

ایک روایت "الثوری عن الاعمش عن ابراھیم التیمی عن ابیہ عن ابی ذر ... الخ

پیش کرنے کے بعد امام ابو حاتم ؒ فرماتے ہیں:

ھذا حدیث باطل یرون ان الاعمش اخذہ من حکیم بن جبیر عن ابراھیم عن ابیہ عن ابی ذر (؄) —— یہ حدیث باطل ہے۔ ان (محدثین) کا کیال ہے کہ اسے اعمش نے حکیم بن جبیر "عن ابیہ عن ابی ذر" سے لیا ہے۔ (علل الحدیث ج ۲ ص ۴۰۶ ح ۲۷۴۳)

اس قسم کی ایک مثال "معرفۃ علوم الحدیث" للحاکم (ص ۱۰۵) میں بھی ہے مگر وہ سند اسماعیل بن محمد الشعرانی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

امام اعمش ؒ، حسن بن عمارہ سے بھی تدلیس کرتے تھے۔ یعنی اسے سند سے گرا دیتے تھے (جامع التحصیل ص ۱۰۲)

اس سلسلہ میں ابو معاویہ "الضریر" کا ایک بیان بھی حافظ العلائی نے قلم بند کیا ہے (ص ۱۰۱) خطیب ؒ نے صحیح سند کے ساتھ (محمد بن عبداللہ بن عمار الموصلی) سے ایک روایت نقل کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ابو معاویہ نے امام اعمش کو "ھشام عن سعید العلاف عن مجاھد" ایک روایت سنائی۔ جس کو سننے کے بعد اعمش نے "عن مجاھد" روایت کردیا اور بعد میں اعتراف کیا کہ میں نے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے ابو معاویہ سے سنا ہے۔ (الکفایۃ ص ۳۵۹)

محدث ابن عبدالبر الاندلسی ؒ فرماتے ہیں:

وقالوا لا یقبل تدلیس الاعمش لانہ اذا وقف احال علی غیر ملئ یعنون علی غیر ثقۃ، اذا سالتہ عمن ھذا؟

قال: عن موسی بن طریف و عبایۃ بن ربعی والحسن بن ذکوان۔

"اور انہوں (محدثین) نے کہا: اعمش کی تدلیس غیر مقبول ہے کیونکہ انہیں جب (معنعن روایت میں) پوچھا جاتا تو غیر ثقہ کا حوالہ دیتے تھے۔ آپ پوچھتے یہ روایت کس سے ہے؟ تو کہتے: موسیٰ بن طریف سے، عبایہ بن ربعی سے اور حسن بن ذکوان سے"۔

(التمہید ج ۱ ص ۳۰ شرح علل الترمذی لابن رجب ج ۱ ص ۳۱۹ جامع التحصیل ص ۸۰، ۸۱، ۱۰۱)

ان جیسے بے شمار دلائل کی وجہ سے درج ذیل ائمہ نے امام اعمش کو مدلس قرار دیا ہے:

۱۔ شعبہ بن الحجاج ؒ (دیکھئے یہی مضمون ص: ۱۸)

۲۔ سفیان ثوری ؒ (ص: ۲۳)

۳۔ یحییٰ بن سعید القطان ؒ (ص: ۲۸)

۴۔ ابو حاتم رازی ؒ (علل الحدیث ج ۱ ص ۱۴ وغیرہ)

۵۔ ابن خزیمہ ؒ (کتاب التوحید و اثبات صفات الرب ص ۳۸)

۶۔ الذہبی ؒ فرماتے ہیں: وھو یدلس وربما دلس عن ضعیف ولا یدری بہ۔
(میزان الاعتدال ج ۲ ص ۲۲۴) وغیرہ

۷۔ العلائی ؒ (جامع التحصیل ص ۱۰۱، ۱۰۲ وغیرہ)

۸۔ ابن حجر ؒ (التلخیص الحبیر ج ۳ ص ۱۹ وغیرہ)

۹۔ الکرابیسی ؒ

۱۰۔ النسائی ؒ

۱۱۔ الدارقطنی ؒ (طبقات المدلسین وغیرہ)

۱۲۔ السیوطی ؒ (اسماء المدلسین)

۱۳۔ ابن عبدالبر ؒ (التمہید ج ۱۰ ص ۲۲۸ وغیرہ)

۱۴۔ یعقوب ؒ بن سفیان الفارسی (المعرفۃ والتاریخ ج ۲ ص ۶۳۳)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵- ابن حبانؒ (کتاب المجروحین، ج ۱ ص ۹۲ وغیرہ) نیز دیکھئے ص ۱۳-

۱۶- برھان الدینؒ بن العجمی (التبیین لاسمآء المدلسین ص ۱۰)

۱۷- ابو محمود المقدسیؒ (قصیدۃ فی المدلسین ص ۳۳)

۱۸- محدث ابن الصلاحؒ (علوم الحدیث ص ۹۹)

۱۹- ابن کثیرؒ (اختصار علوم الحدیث ص ۴۵)

۲۰- العراقیؒ (الفیہ ج ۱ ص ۱۷۹، وغیرہم-

تاریخ یعقوب بن سفیان الفارسیؒ میں روایت ہے کہ

عن الاعمش عن شقیق قال: کنامع حذیفة جلوسا.... الخ (ج ۲ ص ۷۷۱)

اس روایت میں صاحب سرّالنبی ﷺ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ کو منافق قرار دیا ہے- یہ کوئی غصے کی بات نہیں ہے- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا منافقین کو پہچاننا عام طالب علموں کو بھی معلوم ہے اور اس پہچان کی بنیاد حدیث رسولؐ ہے- لہٰذا اگر یہ روایت صحیح ہوتی تو مرفوع حکماً ہوتی مگر اعمش کے "عنعنہ" کی وجہ سے یہ روایت مردود ہے-

اسی طرح مستدرک الحاکم (ج ۴ ص ۱۳) میں

"الاعمش عن ابی وائل عن مسروق عن عائشہ رضی اللہ عنہا.... الخ

اس روایت میں ام المومنین رضی اللہ عنہا مشہور صحابی حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی تکذیب فرماتی ہیں جو ناقابل تسلیم ہے لہٰذا امام حاکمؒ اور ذہبیؒ کا اسے صحیح قرار دینا غلط ہے جبکہ اعمشؒ کے سماع کی تصریح بھی نہیں ہے- خود حافظ ذہبیؒ ایک روایت کے بارے میں لکھتے ہیں " سندہ ثقات لکن الاعمش مدلس..... الخ" اس کے راوی ثقہ ہیں مگر اعمش مدلس ہیں الخ

(سیر اعلام النبلآء ج ۱۱ ص ۳۶۴)

حافظ ابن حجرؒ ایک روایت کے بارے میں لکھتے ہیں:

لا نه لا یلزم من کون رجا له ثقات ان یکون صحیحا لان الاعمش مد لس ولم یذکر سماعه من عطاء...."

"کیونکہ کسی سند کے راویوں کا ثقہ ہونا صحیح ہونے کو لازم نہیں ہے- چونکہ اعمش مدلس ہے اور اس نے عطاء سے اپنا سماع (اس حدیث میں) ذکر نہیں کیا ہے"

(التلخیص الحبیر ج ۳ ص ۱۹، السلسلۃ الصحیحۃ للشیخ الالبانی ج ۱ ص ۱۶۵)

نیز دیکھئے التمہید (ج ۱ ص ۳۲، ۳۳)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۵) محمد بن اسحاق بن یسار

آپ سنن وغیرہ کے راوی اور جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں (عمدۃ القاری ج ۷ ص ۲۷۰، وغیرہ) تفصیل کے لئے مولانا ارشاد الحق اثری کی کتاب "توضیح الکلام" (ج ۱ ص ۲۲۴ تا ص ۲۹۸) کا مطالعہ کریں۔

محمد بن اسحاق نے "عن ابن ابی نجیح عن مجاهد عن عبدالرحمن بن ابی یعلی عن علی ... الخ ایک حدیث بیان کی۔ امام علی بن عبداللہ المدینی فرماتے ہیں:

فکنت اری ان هذا من صحیح حدیث ابن اسحاق فاذا هو قد دلسه

"میں اسے محمد بن اسحاق کی صحیح حدیث سے سمجھتا تھا پس اس میں (بھی) اس نے تدلیس کی ہے۔" ـــــ (معرفۃ علوم الحدیث للحاکم ص ۱۰۷، نیز دیکھئے علل ابن ابی حاتم ج ۲ ص ۳۴۰، ۴۲۳ وغیرہ)

اس جیسی اور دوسری مثالوں کی بنیاد پر متعدد ائمہ حدیث نے محمد بن اسحاق کو مدلس قرار دیا ہے۔ مثلاً:

۱۔ احمد بن حنبل (سوالات جمع ابی عوانہ۔ ص ۳۸، "الضعفاء" للعقیلی ج ۴ ص ۲۸، تہذیب ج ۹ ص ۳۸ وغیرہ)

۲۔ الدارقطنی

۳۔ الذہبی

۴۔ ابو محمد المقدسی

۵۔ ابن حجر

۶۔ الہیثمی

۷۔ السیوطی

۸۔ ابن العجمی

۹۔ ابن خزیمہ (ج ۱، ص ۷۱)

۱۰۔ ابن حبان وغیرہم۔

کسی نے بھی میرے علم کے مطابق محمد بن اسحاق کی تدلیس کا انکار نہیں کیا۔ گویا اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تدلیس بالاجماع ثابت شدہ ہے۔

(٦) ابو اسحاق السبیعیؒ

آپ صحاح ستہ کے مرکزی راوی اور بالاتفاق ثقہ ہیں۔

مغیرہ (بن مقسم الضبیؒ) کہتے ہیں۔

اهلك اهل الكوفة ابواسحاق واعمشكم هذا۔

"کوفہ والوں کو ابواسحاق اور تمہارے اعمش نے ہلاک کر دیا ہے"

(احوال الرجال للجوزجانی ص ٨١)

حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں: "يعنى للتدليس" یعنی تدلیس کی وجہ سے (تہذیب التہذیب ج ٨ ص ٥٩) نیز دیکھئے میزان الاعتدال ج ٢ ص ٢٢٤۔

آپ کی تدلیس کا ذکر ص: ١٨ پر بھی گزر چکا ہے۔

ابواسحاقؒ نے ایک دفعہ "عن ابى عبدالرحمن السلمى عن على"... الخ ایک حدیث بیان کی۔ تو کہا گیا کہ کیا آپ نے یہ حدیث ابو عبدالرحمٰن سے سنی ہے؟ تو ابو اسحاقؒ نے کہا:

ماادرى سمعته (منه) ام لا ولكن حدثنيه عطاء بن سائب عن ابى عبدالرحمن۔

"مجھے یہ معلوم نہیں کہ میں نے ان سے سنی ہے یا نہیں۔ لیکن مجھے عطاء بن سائب نے یہ حدیث ابو عبدالرحمٰن سے سنائی ہے۔" (تقدمہ الجرح والتعدیل ص ١٦٧ و اسنادہ صحیح)

نیز دیکھئے تہذیب ج ٨، ص ٥٩ بحوالہ العلل لابن المدینیؒ۔

اس قسم کی متعدد مثالوں کی وجہ سے ائمہ حدیث نے ابو اسحاق کو مدلس قرار دیا ہے۔ مثلاً

١۔ شعبہؒ (دیکھئے ص: ١٨)

٢۔ ابن حبانؒ

٣۔ حسین الکرابیسیؒ

٤۔ ابو جعفر الطبریؒ (تہذیب ج ٨، ص ٥٩)

٥۔ الحاکمؒ (معرفۃ علوم الحدیث ص ١٠٥)

٦۔ الذہبیؒ

٧۔ العسقلانیؒ

٨۔ ابن خزیمہؒ (ج ٢، ص ١٥٢)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۔ العلائیؒ

۱۰۔ السیوطیؒ وغیرہم۔

مزید تحقیق کے لئے دیکھئے "توضیح الکلام" للاثری ج ۲، ص ۲۱۵ تا ۲۱۹

(۷) ہشیم بن بشیر الواسطیؒ

آپ صحاح ستہ کے راوی اور ثقہ محدث ہیں۔ امام عبداللہ بن المبارکؒ فرماتے ہیں:

قلت لهشيم مالك تدلس وقد سمعت؟ قال: كان كبيران يدلسان وذكر الاعمش والثوری....الخ

"میں نے ہشیمؒ سے کہا: آپ کیوں تدلیس کرتے ہیں حالانکہ آپ نے (بہت کچھ) سنا بھی ہے؟ تو انہوں نے کہا دو بڑے (بھی) تدلیس کرتے تھے یعنی اعمش اور سفیان"

("العلل الکبیر" للترمذی ج ۲، ص ۹۶۶ واسنادہ صحیح، "التمہید" ج ۱، ص ۳۵)

امام ابن عدیؒ نے ابن المبارکؒ سے نقل کیا کہ:

"قلت لهشيم لم تدلس وانت كثير الحديث؟ فقال: ان كبيريك قد دلساء: الاعمش وسفيان"

"میں نے ہشیم سے کہا آپ کیوں تدلیس کرتے ہیں حالانکہ آپ کے پاس احادیث زیادہ ہیں؟ تو کہا: تیرے دونوں بڑے یعنی اعمش اور سفیان بھی تدلیس کرتے تھے۔"

(الکامل ج ۷، ص ۲۵۹۶ واسنادہ صحیح)

ہشیم کی تدلیس کی ایک مثال ص: ۱۲ پر بھی گزر چکی ہے۔

آپ جابر الجعفی (کذاب) وغیرہ سے بھی تدلیس کرتے تھے (تاریخ بغداد ج ۱۴ ص ۸۶، ۸۷)

امام فضل بن موسیؒ فرماتے ہیں کہ:

قيل لهشيم ما يحملك على هذا؟ يعني التدليس، قال: انه اشهى شيء۔

"میں نے ہشیم سے پوچھا کہ کون سی چیز نے آپ کو تدلیس پر آمادہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ بہت مزیدار چیز ہے" (الکفایۃ للخطیب ص ۳۶۱ واسنادہ صحیح)

اس قسم کی متعدد مثالوں کی بنیاد پر اہل الحدیث کے بڑے بڑے اماموں نے ہشیم کو مدلس قرار دیا۔ مثلاً

۱۔ یحییٰؒ بن معین (التمہید ج ۱، ص ۳۱)

۲۔ ابن عدیؒ (الکامل ج ۷، ص ۲۵۹۵) وغیرہ۔

۳۔ عمرو بنؒ عاصم (الکامل ایضاً)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴- یحییٰ بن حسان (ایضاً ص۲۵۹۶)

۵- ابن سعد (الطبقات الکبریٰ ج۷، ص۳۱۳، ۳۲۵)

۶- الخلیلی (تہذیب ج۱۱، ص۵۵)

۷- ابن حبان ("الثقات" ج۷، ص۵۸۷)

۸- احمد بن حنبل (تہذیب ج۱۱، ص۵۶)

۹- النسائی (طبقات المدلسین ص۱۱۵، و سنن نسائی ج۸، ص۳۲۱، ح۵۶۸۶)

۱۰- الذہبی

۱۱- الجوزجانی (حاشیہ طبقات المدلسین، ص۱۱۶)

۱۲- ابن المبارک (ایضاً)

۱۳- ابوالحسن بن القطان (ایضاً)

۱۴- ابو محمود

۱۵- ابن حجر

۱۶- العلائی

۱۷- الحاکم

۱۸- ابن العجمی

۱۹- السیوطی

۲۰- الاسمعیلی (بحوالہ فتح الباری ج۲، ص۴۴۶) وغیرہم۔

محدثین میں ہشیم کی تدلیس کا انکار کرنے والا ایک بھی نہیں ہے۔ فیما اعلم۔

(۸) ابوالزبیر مکی

آپ صحیح مسلم اور سنن وغیرہ کے ثقہ راوی ہیں۔

سعید بن ابی مریم، لیث بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ:

"قدمت مكة فجئت اباالزبير فدفع الي كتابين وا نقلبت بهما ثم قلت في نفسي لو عاودته فسالته اسمع هذا كله من جابر؟ فرجعت فسالته فقال: منه ماسمعت منه و منه ماحدثت منه، فقلت: اعلم لي على ما سمعت، فاعلم لي على هذاالذي عندي"

"میں مکہ آیا تو ابوالزبیر کے پاس گیا۔ انہوں نے مجھے دو کتابیں دیں جنہیں لے کر میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلا- پھر میں نے اپنے دل میں کہا: اگر میں واپس جا کر ان سے پوچھ لوں کہ کیا آپ نے یہ ساری احادیث جابر سے سنی ہیں؟ (تو کیا ہی اچھا ہو؟)
میں واپس گیا اور پوچھا تو انہوں نے کہا: ان میں سے بعض میں نے سنی ہیں اور بعض مجھ تک پہنچی ہیں بذریعہ تحدیث، میں نے کہا: آپ نے جو سنی ہیں وہ مجھے بتا دیں- تو انہوں نے اپنی مسموع روایات بتا دیں اور یہ میرے پاس وہی ہیں" (الضعفاء للعقیلی ج ۴، ص ۱۳۳، تہذیب الکمال للمزی "مصور" ج ۳ ص ۱۲۶۸، سیراعلام النبلاء ج ۵، ص ۳۸۲، تہذیب التہذیب، ج ۹ ص ۳۹۲)

امام ذہبیؒ وغیرہ نے یہ حکایت بصیغہ جزم ذکر کی ہے- نیز دیکھئے النکت علی ابن الصلاح ج ۲ ص ۶۳۱ اور اس کا ایک شاہد "کتاب المعرفۃ- والتاریخ، " یعقوب الفارسی کی ج ۱ ص ۱۶۶ ج ۲ ص ۱۴۲، ۴۴۳ میں بھی ہے-

امام حاکمؒ کے علاوہ تمام محدثین نے ابو الزبیر کو مدلس قرار دیا ہے- حافظ ابن حجرؒ نے "طبقات المدلسین" میں امام حاکمؒ کے وہم کی تردید کردی ہے- لیث بن سعدؒ کی ابو الزبیر سے روایت مصرح بالسماع سمجھی جاتی ہے- اب ان محدثین میں سے بعض کے نام درج کئے جاتے ہیں جو ابو الزبیر کو مدلس قرار دیتے ہیں:

۱- امام نسائیؒ
۲- ابن حزم اندلسیؒ (محلی ج ۷ ص ۴۱۹، ۳۶۴، الاحکام ج ۶، ص ۱۳۵)
۳- الذہبیؒ
۴- ابو محمود المقدسیؒ
۵- ابن العجمی الحلبیؒ
۶- ابن حجرؒ
۷- السیوطیؒ
۸- العلائیؒ
۹- الخزرجیؒ (الخلاصہ ص ۳۶۰)
۱۰- ابن ناصر الدینؒ (شذرات الذہب ج ۱، ص ۱۷۵)
۱۱- ابن الترکمانیؒ (الجوہر النقی ج ۷، ص ۲۳۷)
۱۲- ابن القطانؒ (نصب الرایۃ ج ۲، ص ۲۷۷، اشار الیہ) وغیرہم-

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید تحقیق کے لئے دیکھئے توضیح الکلام ج ۲، ص ۵۵۸ تا ۵۸۸۔

ان ائمہ مسلمین ؒ کے علاوہ بھی بہت سے ثقہ راویوں کا مدلس ہونا ثابت ہے۔ تفصیل کے لئے "کتب مدلسین" اور "کتب اصول الحدیث" کی طرف مراجعت فرمائیں۔

تدلیس اور اس کا حکم

تدلیس کے بارے میں علماء کے متعدد مسلک ہیں:

۱۔ تدلیس انتہائی بری چیز ہے۔

امام شعبہ ؒ نے کہا: "التدلیس اخو الکذب" تدلیس جھوٹ کا بھائی ہے۔

(الکفایۃ ص ۳۵۵، واسنادہ صحیح)

اسی طرح ایک جماعت مثلاً ابو اسامہ ؒ، جریر بن حازم ؒ، ابن المبارک ؒ، حماد بن زید ؒ وغیرہم سے تدلیس کی سخت مذمت مروی ہے۔

(الکفایۃ ص ۳۵۶، جامع التحصیل ص ۹۸ وغیرہما)

اس لئے بعض علماء کا یہ مسلک تھا کہ "مدلس" مجروح ہوتا ہے، لہٰذا اس کی ہر روایت مردود ہے چاہے "مصرح بالسماع" ہی کیوں نہ ہو (جامع التحصیل ص ۹۸ وغیرہ)

لیکن جمہور علماء نے یہ مسلک رد کردیا ہے (دیکھئے النکت علی ابن الصلاح، (ج ۲ ص ۶۳۴ لابن حجرؒ) امام ابن الصلاحؒ فرماتے ہیں:

"وھذا من افراط شعبۃ محمول علی المبالغۃ فی الزجر منہ والتنفیر"

"شعبہ کا یہ افراط نفرت اور ممانعت میں مبالغہ پر محمول ہے"

(مقدمۃ ابن الصلاح مع شرح العراقی ص ۹۸)

خود امام شعبہ ؒ مدلسین کی "مصرح بالسماع" روایات کو مانتے تھے۔ دیکھئے یہی مضمون ص: ۱۷ وغیرہ۔ چونکہ متعدد ثقہ علماء مثلاً قتادۃ ؒ، ابو اسحاق ؒ، الاعمش ؒ، الثوری ؒ، ابو الزبیر ؒ وغیرہم سے بالتواتر تدلیس ثابت ہے (کما مر)

لہٰذا ان کو مجروح قرار دے کر ان کی احادیث کو رد کرنے سے صحیحین اور صحیح حدیث کی بنیاد ہی ختم ہو جاتی ہے پھر زنادقہ، باطنیہ، ملاحدہ وغیرہم کے لئے تمام رستے کھلے ہیں کہ قرآن مجید کی جو چاہیں تاویل و تحریف کریں۔ پھر دین بازیچۂ شیاطین بن جائے گا۔ (معاذ اللہ) لہٰذا یہ مسلک سرے سے ہی مردود ہے۔

۲۔ تدلیس اچھی چیز ہے اور جائز ہے ـــــ یہ ہشیم ؒ کا مسلک ہے۔ دیکھئے ص: ۲۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ مسلک بھی مردود ہے۔

۳۔ تدلیس کرنے والا "غش" کا مرتکب ہے اور پوری امت کو دھوکا دیتا ہے۔ لہٰذا وہ حدیث "من غشنا فلیس منا" (صحیح مسلم) کی رو سے جماعت المسلمین سے خارج ہو جاتا ہے۔ (اصول حدیث، ص ۱۳) یہ مذہب مسعود احمد بی ایس سی کا ہے۔ جو قطعاً مردود ہے۔

دھوکہ دینا اگرچہ سخت گناہ ہے مگر دھوکہ دینے والے کو کافر قرار دینا اور "جماعت المسلمین" سے خارج کر دینا انتہائی غلط ہے۔

مسلمانوں کو گناہ کی وجہ سے کافر قرار دینا خارجیوں کا شعار ہے۔ دیکھئے: شرح عقیدہ طحاویہ بتحقیق احمد شاکر ص ۲۶۸، الغنیہ۔ للشیخ عبدالقادر جیلانی" ص ۸۵ ج۱، الفصل فی الملل والاھواء والنحل لابن حزم ج ۳ ص ۲۲۹ وغیرہ۔

اہل السنہ کا مسلک یہ ہے کہ ہر مرتکب کبیرہ مثلاً شرابی، زانی، غاش، چور وغیرہ کافر نہیں ہوتا بلکہ فاسق اور گناہ گار ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں تفصیلی دلائل کے لئے اہل السنہ کی "کتب عقائد" کی طرف مراجعت فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شرابی پر لعنت بھیجنے سے منع فرمایا اور کہا:

فواللہ ماعلمت (الا) انہ یحب اللہ ورسولہ۔

"پس اللہ کی قسم مجھے اس کے علاوہ کچھ معلوم نہیں کہ وہ اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے۔"

(صحیح بخاری ج ۸ ص ۱۹۷، کتاب الحدود باب یکرہ من لعن شارب الخمر... الخ)

نیز دیکھئے شرح صحیح مسلم للنووی ج ۱ ص ۲۶۔

۴۔ جو شخص صرف ثقہ سے تدلیس کرے، اس کا "عنعنہ" بھی مقبول ہے۔

اس سلسلہ میں صرف ایک مثال امام سفیان بن عیینۃ کی ہے۔

حافظ ابن حبان لکھتے ہیں:

"وھذا لیس فی الدنیا الا سفیان بن عیینۃ وحدہ فانہ کان یدلس ولا یدلس الاعلی ثقۃ متقن...."

اس کی مثال صرف سفیان بن عیینۃ ہی اکیلے ہیں۔ کیونکہ آپ تدلیس کرتے تھے مگر ثقہ متقن کے علاوہ کسی دوسرے سے تدلیس نہیں کرتے تھے"

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج ۱ ص ۹۰ وغیرہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

امام ابن حبانؒ کے شاگرد امام دارقطنیؒ درج ذیل ثقات سے بھی تدلیس کرتے تھے۔

علی بن المدینیؒ ابو عاصمؒ ابن جریجؒ وغیرہم۔

ایک دفعہ سفیانؒ نے زہریؒ سے حدیث بیان کی۔ بعد میں پوچھنے والوں کو بتایا کہ

لم اسمعه من الزهری ولا ممن سمعه من الزهری۔

"میں نے یہ زہریؒ سے نہیں سنی، نہ اس سے سنی ہے جس نے زہریؒ سے سنا ہے"

"حدثنی عبدالرزاق عن معمر عن الزهری" مجھے عبدالرزاق نے عن معمر عن الزہری حدیث سنائی۔ (علوم الحدیث للحاکم ص۱۰۵، الکفایہ۔ ص۳۵۹، مقدمہ۔ ابن الصلاح ص۹۵، ۹۶، اختصار علوم الحدیث ص۵۱، تدریب الراوی ج۱، ص۲۲۴، فتح المغیث ج۱، ص۱۸۲ وغیرہ)

ایک دفعہ آپ نے عمرو بن دینارؒ (ثقہ) سے ایک حدیث بیان کی، پوچھنے پر بتایا کہ:

حدثنی علی بن المدینی عن الضحاک بن مخلد عن ابن جریج عن عمرو بن دینار"

مجھے علی بن المدینیؒ نے "عن الضحاک بن مخلد عن ابن جریج عن عمرو بن دینار" کی سند سے یہ حدیث سنائی۔ (فتح المغیث ج۱، ص۱۸۵ وغیرہ)

حدیث اور "اصول حدیث" کے عام طالب علموں کو بھی معلوم ہے کہ یہ سند ابن جریج کے "عنعنہ" کی وجہ سے ضعیف ہے۔ ابن جریج کا ضعفاء سے تدلیس کرنا بہت زیادہ مشہور ہے۔ (دیکھئے طبقات المدلسین ص۹۵ وغیرہ)

اس سے معلوم ہوا کہ ابن عیینہؒ جن ثقہ شیوخ سے تدلیس کرتے ہیں، ان میں بعض بذات خود مدلس ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان کا "عنعنہ" مشکوک ہو گیا۔ سفیانؒ کے اساتذہ میں امام زہریؒ، ابن عجلانؒ، الاعمشؒ، سفیان ثوریؒ، وغیرہم ہیں اور یہ سب مدلس یا "متهم بالتدلیس" ہیں۔

لہٰذا ایک محقق، سفیان بن عیینہؒ کے "عنعنہ" کو کس طرح آنکھیں بند کرکے قبول کر سکتا ہے۔

سفیانؒ نے محمد بن اسحاقؒ کے بارے میں امام زہریؒ کا قول نقل کیا کہ:

اما انه لایزال فی الناس علم ما بقی هذا۔

"لوگوں میں اس وقت تک علم باقی رہے گا جب تک یہ (محمد بن اسحاق) زندہ ہے۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تاریخ یحییٰ بن معین ص ۵۰۴، ج ۲، ت ۹۷۹ من زوائد عباس الدوری، الکامل لابن عدی ج ٦، ص ۲۱۱۹) اس روایت میں سماع کی تصریح نہیں ہے۔

سفیانؒ نے یہ قول ابوبکر الھذلی سے سنا تھا۔

الجرح والتعدیل ج ۷ ص ۱۹۱ و اسنادہ صحیح عنہ، تاریخ یعقوب الفارسی ج ۲ ص ۳۸، وسقط منہ: "قال الزہری" ـــــ کتاب القرأت خلف الامام للبیہقی ص ۵۸ و فی نسخۃ ص ۴۵ سیر اعلام النبلاء ج ۷ ص ۳٦۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ سفیانؒ نے الھذلی سے تدلیس کی ہے۔ یہ شخص (ابوبکر سلمی الھذلی) متروک الحدیث ہے (تقریب ص ۳۹۷ وغیرہ)

لہٰذا امام ابن حبانؒ کا قول کہ سفیانؒ صرف ثقہ سے تدلیس کرتے ہیں، محل نظر ہے۔

قارئین کی دلچسپی کے لئے سفیان کی ایک "عن" والی روایت پیش خدمت ہے جو کہ انتہائی "منکر" ہے۔

مشکل الآثار للطحاوی ج ۴، ص ۲۰، السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۴، ص ۳۱٦، سیر اعلام النبلاء ج ۱۵ ص ۸۱، سنن سعید بن منصور بحوالہ المحلی ج ۵ ص ۱۹۵، "معجم" الاسماعیلی بحوالہ "الانصاف" ص ۷۳ میں "سفیان بن عیینۃ عن جامع بن ابی راشد عن ابی وائل قال قال حذیفۃ" کی سند کے ساتھ ایک حدیث ہے کہ:

ان رسول اللہ ﷺ قال: لا اعتکاف الا فی المساجد الثلاثۃ.... الخ

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین مسجدوں کے سوا اعتکاف جائز نہیں ہے... الخ"

امام ذہبیؒ فرماتے ہیں "صحیح غریب عال"

الانصاف فی احکام الاعتکاف کے مصنف علی حسن عبدالحمید الحلبی الاثری لکھتے ہیں:

واسنادہ علی شرط البخاری۔

اس کی سند بخاری کی شرط پر ہے۔ (الانصاف ص ۳۱)

تو عرض ہے کہ جب سفیانؒ مدلس ہے تو اس کی "معنعن" روایت کس طرح صحیح ہو سکتی ہے اور وہ بھی امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاریؒ کی شرط پر؟

اس بات سے کون سی دلیل مانع ہے کہ ابن عیینہؒ نے ابوبکر الھذلی جیسے متروک یا ابن جریجؒ جیسے ثقہ مدلس سے یہ روایت سن کر جامعؒ بن ابی راشد سے "بدون تصریح سماع" منسوب کر دی ہو؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لہٰذا حلبی اثری صاحب کا اس حدیث کے دفاع میں اوراق سیاہ کرنا چنداں مفید نہیں ہے۔ وہ سفیان کا اس روایت میں سماع ثابت کردیں پھر سر تسلیم خم ہے لیکن جب حدیث ہی صحیح نہیں تو پھر "غریب" اور عالی ہونا اسے کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے؟

۵۔ جو شخص کسی ضعیف، مجہول وغیرہ سے تدلیس کرے (مثلاً سفیان ثوریؒ، سلیمانؒ اور اعمشؒ وغیرہ) تو اس کی "معنعن" روایت مردود ہے۔

ابوبکر الصیرفیؒ "دلائل" میں کہتے ہیں:

کل من ظهر تدليسه عن غير الثقات لم يقبل خبره حتى يقول حدثني او سمعت۔

ہر وہ شخص جس کی غیر ثقہ سے تدلیس ظاہر ہو تو اس کی صرف وہی خبر قبول کی جائے گی جس میں وہ حدثنی یا سمعت کے الفاظ کہے۔ (شرح الفیۃ العراقی بالتبصرۃ والتذکرۃ ج۱ص ۱۸۴، ۱۸۳ وغیرہ) یہی مسلک امام بزارؒ وغیرہ کا بھی ہے۔

سفیان بن عیینہؒ کے استثناء کے بعد تمام مدلسین اسی قسم سے تعلق رکھتے ہیں اور سفیانؒ کے بارے میں بھی مفصل تحقیق نے ثابت کردیا ہے کہ وہ بھی اسی طبقہ سے ہیں۔ لہٰذا ان کا "عنعنہ" بھی مردود ہے۔

۶۔ جس کی تدلیس زیادہ ہوگی اس کی معنعن روایت ضعیف ہوگی ورنہ نہیں، یہ مسلک امام ابن المدینیؒ وغیرہ کا ہے (دیکھئے الکفایۃ ص ۳۶۲ وغیرہ)

عرض یہ ہے کہ اگر کسی شخص کا مدلس ہونا ثابت ہو جائے تو وہ کون سی دلیل ہے جس کی رو سے اس کی معنعن روایت (جس کا شاہد یا متابع نہیں ہے) صحیح تسلیم کرلی جائے؟

۷۔ جو شخص ساری زندگی میں صرف ایک مرتبہ ہی تدلیس کرے اور یہ ثابت ہوجائے تو اس کی ہر "معنعن" روایت (جس کا شاہد یا متابع نہیں ہے) ضعیف ہوگی۔

امام محمد بن ادریس الشافعیؒ فرماتے ہیں:

ومن عرفناه دلس مرة فقد ابان لنا عورته في روايته وليست تلك العورة بكذب فنرد بها حديثه ولا النصيحة في الصدق فنقبل منه ما قبلنا من اهل النصيحة في الصدق فقلنا: لا نقبل من مدلس حديثا حتى يقول فيه حدثني او سمعت۔

جس شخص کے بارے میں ہمیں علم ہو جائے کہ اس نے صرف ایک دفعہ ہی تدلیس کی ہے تو اس کا باطن (اس کی روایت) ہم پر ظاہر ہوگیا.... اور یہ اظہار جھوٹ نہیں ہے کہ ہم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی حدیث رد کردیں اور نہ خیر خواہی ہے کہ ہم اس کی ہر روایت قبول کرلیں جس طرح ہم خیر خواہوں (غیر مدلسوں) کی روایت ہم مانتے ہیں۔ پس ہم نے کہا: ہم مدلس کی کوئی حدیث اس وقت تک قبول نہیں کریں گے جب تک وہ حدثنی یا سمعت (کے الفاظ) نہ کہے۔ (الرسالہ - ص ۵۳، ط امیریہ - ۱۳۲۱ھ —— تحقیق احمد شاکر، ص ۳۸۹، ۳۸۰ اور عام اصول الحدیث کی کتابیں وغیرہ)

میری تحقیق کے مطابق یہ مسلک سب سے زیادہ راجح ہے۔

صحیحین اور مدلسین

صحیحین میں متعدد مدلسین کی روایات، اصول و شواہد میں موجود ہیں۔

امام ابو محمد عبدالکریم الحلبی اپنی کتاب "القدح المعلی" میں فرماتے ہیں:

قال اکثر العلماء ان المعنعنات التی فی الصحیحین منزلة بمنزلة السماع۔

اکثر علماء کہتے ہیں کہ صحیحین کی "معنعن روایات" سماع کے قائم مقام ہیں۔

(التبصرة والتذکرة للعراقی ج ۱، ص ۱۸۶)

امام نووی لکھتے ہیں:

وما کان فی الصحیحین و شبههما عن المدلسین بعن محمولة علی ثبوت السماع من جهة اخری۔

جو کچھ صحیحین (و مثلھما) میں مدلسین سے "معنعن" مذکور ہے، وہ دوسری اسانید میں "مصرح بالسماع" موجود ہے۔ (تقریب النووی مع تدریب الراوی ج ۲، ص ۲۳۰)

یعنی "صحیحین" کے مدلس راویوں کی "عن" والی روایات میں سماع کی تصریح یا متابعت، صحیحین یا دوسری "کتب حدیث" میں ثابت ہے۔ نیز دیکھئے النکت علی ابن الصلاح للحافظ ابن حجر العسقلانی رحمھما اللہ ج ۲، ص ۶۳۶ وغیرہ۔

طبقات المدلسین

حافظ ابن حجرؒ وغیرہ نے "مدلسین" کے جو طبقات قائم کئے ہیں، وہ کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہے۔ مثلاً سفیان ثوریؒ کو حافظؒ نے "طبقہ ثانیہ" میں درج کیا ہے اور حاکمؒ صاحب "المستدرک" نے "طبقۂ ثالثہ" میں (معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۰۵، ۱۰۶ و جامع التحصیل ص ۹۹)

حسن بصریؒ کو حافظؒ "طبقہ ثانیہ" میں لاتے ہیں جبکہ امام العلائیؒ "طبقۂ ثالثہ" میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(جامع التحصیل، ص ۱۱۳) اسی طرح سلیمان" الاعمش کو حافظ" "طبقۂ ثانیہ" میں لاتے ہیں (طبقات المدلسین، ص ۶۷) اور پھر اس کی "عن" والی روایت کے صحیح ہونے کا انکار بھی کیا ہے۔ (التلخیص الحبیر ج ۳، ص ۱۹) دیکھئے ص ۲۷

بلکہ حق وہی ہے جو ص ۲۴ پر امام شافعیؒ کے حوالے سے گزر چکا ہے۔

ہمارے نزدیک جن راویوں پر تدلیس کا الزام ہے، ان کے دو طبقے ہیں:

۱- طبقہ اولیٰ

جن پر تدلیس کا الزام باطل ہے۔ تحقیق سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ وہ مدلس نہیں تھے مثلاً ابو قلابہ" وغیرہ (دیکھئے "النکت" للعسقلانی ج ۲، ص ۶۳۷)

لہٰذا ان کی "عن" والی روایت (معاصرت ولقاء کی صورت میں) مقبول ہے۔

۲- طبقہ ثانیہ

وہ راوی جن پر تدلیس کا الزام ثابت ہے مثلاً قتادہؒ، سفیان ثوریؒ، اعمشؒ، ابوالزبیرؒ، ابن جریجؒ، ابن عیینہؒ وغیرہم۔

ان کی ہر "معنعن روایت" (جس میں کہیں بھی سماع کی تصریح نہ ملے) عدم متابعت اور عدم شواہد کی صورت میں مردود ہے۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب۔

خاتمۂ بحث

اس بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ اس بات پر ائمہ اہل الحدیث" کا اجماع ہے کہ "فن تدلیس" ایک حقیقت والا فن ہے اور ثقہ راویوں نے بھی تدلیس کی ہے، جس کی وجہ سے ان کی عدالت ساقط نہیں ہوئی بلکہ وہ زبردست صادق اور ثقہ امام تھے، تاہم ان کی "غیر مصرح بالسماع" روایات (یعنی جن میں سماع کی تصریح نہیں) ساقط الاعتبار ہیں۔

تدلیس اور فن تدلیس کو "بے حقیقت فن" قرار دینا صرف مسعود احمد بی ایس سی کا مذہب ہے (اصول حدیث ص ۱۵) یہ شخص فرقہ خارجیہ کی طرح "گناہ کبیرہ" کے مرتکب کو جماعۃ المسلمین سے خارج سمجھتا ہے (اصول حدیث ص ۱۳) یعنی ایسا شخص اس کے نزدیک کافر ہے جو کسی گناہ عظیم مثلاً تدلیس کا ارتکاب کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خوارج اور ان کے گمراہ کن عقائد سے بچائے۔ آمین!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ